# انجیلی اقدار اور صوفی ازم

[کراچی کے مسیحی "ٹریننگ سنٹر پروگرام" کے تحت گزشتہ پانچ سال سے زیرِ تربیت مسیحی منّاد اپنی تربیت کے اختتام پر تحقیقی مقالات لکھ رہے ہیں۔ جب سے منّادوں کا تربیتی کورس تین برسوں پر پھیلایا گیا ہے، مقالات نگاری پر زیادہ توجہ دی جا رہی ہے۔ ماہِ رواں کے آخر تک ۱۹ منّاد ممتحن حضرات کے سامنے اپنے مقالات کا دفاع کر چکے ہوں گے اور جنوری ۱۹۹۴ء میں عملی میدان میں چلے جائیں گے۔ تخلیقی کام اور تحقیق و جستجو ٹریننگ سنٹر پروگرام کا لازمی حصہ ہے۔ ایک منّاد جناب شوکت مسیح نے "انجیلی اقدار اور صوفی ازم" کے موضوع پر مقالہ لکھا ہے۔ اس مقالے کا خلاصہ "دی کرسچن وائس" (کراچی) نے ۲۱ اکتوبر ۱۹۹۳ء کی اشاعت میں شائع کیا ہے۔ ذیل میں اِس کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔ مقالہ نگار کے نتائج تحقیق سے کلیتہً اتفاق نہیں کیا جا سکتا، تاہم اِس سے واضح ہو جاتا ہے کہ مسیحی منّاد صوفی ازم کو کس زاویۂ نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ مدیر]

لفظ صوفی ازم کا مطلب ہے سادہ زندگی۔ اس میں انجیلی اقدار دیکھی جا سکتی ہیں۔ پاکستان کی پنجابی ثقافت میں صوفی سادگی پر زور دیتے ہیں۔ پاکستان میں جس اسلام کا چلن ہے وہ صوفی ازم ہے نہ کہ مُلّا ازم - محترمہ بے نظیر صاحبہ اسلام کا متصوّفانہ پہلو پیش کرتی ہیں۔ صوفی ازم میں کوئی Hierarchical ساخت نہیں ہے۔ اس میں انسانی اقدار اور محبت پر زور دیا جاتا ہے، اس لیے صوفی "قانونیّت" کے مخالف ہیں۔ اُن کی سوچ میں وسعت ہے اور وہ کھلے دل و دماغ کے لوگ ہیں۔ صوفی خداوند تعالیٰ کو مذہبی حلقے میں نہیں بلکہ انسانوں میں تلاش کرنا چاہتے ہیں۔ وہ انسان کی داخلی زندگی کو اہم تر خیال کرتے ہیں۔ جب کوئی انسان عجز و انکسار اختیار کرتا ہے تو اُس میں صبر اور دوسروں کو معاف کر دینے کی خوبی پیدا ہو جاتی ہے۔

لوگ صوفی ازم کی طرف اِس کی اقدار کے باعث کشش محسوس کرتے ہیں۔ صوفی ازم میں دولت کو اہمیت اور ترجیح حاصل نہیں۔ صوفیوں کا لباس بھی سادگی کا مظہر ہوتا ہے کیونکہ یہ جانوروں کی کھال سے بنا ہوتا ہے۔ صوفیوں کے نزدیک "یوحنا اصطباغی" صوفی تھے۔

صوفی مغل بادشاہوں کے خلاف تھے۔ انہوں نے اپنی نظم و نثر میں بادشاہوں کے خلاف اظہار

کیا۔ بالعموم صوفیوں نے شاعری کے ذریعے لوگوں تک اپنا پیغام پہنچایا۔ انہوں نے اپنی شاعری کے لیے زیادہ فنی زبان استعمال نہیں کی۔ نہ اُن کے پیشِ نظر یہ تھا کہ اُن کی زبان فنی اعتبار سے بلند تر ہو تاہم یہ حقیقتاً فنی زبان بن گئی ہے۔ شاید ایسا اُن اقدار کے سبب ہوا ہے جن کے یہ لوگ علمبردار تھے۔

برصغیر پاکستان و ہند کی تاریخ سے اسلام غائب ہو چکا ہوتا اگر صوفی ازم نہ ہوتا۔ یہاں کا صوفی ازم اُس اسلام سے مختلف ہے جو عرب ملکوں میں ہے۔

یہ امر افسوس ناک ہے کہ مسیحیوں نے ہندوؤں سے بمشکل کوئی اثر لیا لیکن صوفیوں نے اُن سے بہت کچھ حاصل کیا ہے۔ بابا فرید اور بُلھے شاہ نے صوفی ازم کے موضوع پر بہت کچھ لکھا ہے۔ اُن کا مطالعہ دوسرے ممالک میں کیا گیا ہے۔ سکھوں کی مقدس کتاب "گرنتھ" میں بابا فرید کے اشلوک شامل ہیں جو اُن کی پیش کردہ انسانی اقدار اور فراخ دلی کے غماز ہیں۔

صوفی ازم میں صوفی خداوند تعالیٰ کو اپنے درمیان اور اپنے بہت قریب دیکھتے ہیں۔ اُن کا کہنا ہے کہ خداوند اُن کے سانس سے بھی قریب تر ہے۔ صوفی ازم سے بہت کچھ سیکھا جا سکتا ہے۔